خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

اٹھائیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

اٹھائیسواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾
قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ قَوۡلَ الَّتِیۡ تُجَادِلُکَ فِیۡ زَوۡجِہَا وَ تَشۡتَکِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ٭ۖ وَ اللّٰہُ
یَسۡمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿﴾ (المجادلہ:۱)

سورۂ مجادلہ

حزب اللہ اور حزب الشیطان کے کردار کی وضاحت

اِس سورۂ مبارکہ میں حزب اللہ اور حزب الشیطان کے کردار کو بڑی وضاحت کے ساتھ نمایاں کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیت ۱ — حزب اللہ کا کردار
- آیات ۲ تا ۴ — ظہار کرنے کا کفارہ
- آیات ۵ تا ۶ — ظاہری حزب الشیطان کا انجام
- آیات ۷ تا ۱۹ — مخفی حزب الشیطان کا کردار اور انجام
- آیات ۲۰ تا ۲۱ — ظاہری حزب الشیطان کا انجام
- آیت ۲۲ — حزب اللہ کا کردار

آیت ۱

حزب اللہ کا کردار

اِس آیت میں حزب اللہ کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ اِس میں شامل ہر فرد اختلافِ رائے کا اظہار درست فورم پر کرتا ہے۔ وہ فورم جسے اختلافات حل کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ کسی دوسری سطح پر اختلاف کا بیان اجتماعیت میں انتشار پیدا کرتا ہے۔ ایک خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ

کے شوہر حضرت اوس بن صامتؓ نے اُن سے ظہار کرلیا۔ظہار کا مفہوم یہ ہے کہ قسم کھا کر کہا تم میرے لیے ماں کی طرح محترم ہو۔دورِ جاہلیت میں ظہار کرنے سے ایک شخص کی بیوی اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی تھی۔حضرت خولہؓ نے نبی اکرمﷺ سے آکر درخواست کی کہ میرے شوہر بوڑھے اور بچے ابھی چھوٹے ہیں ۔ پورا خاندان مصیبت میں مبتلا ہوجائے گا۔آپ اِس مسئلہ میں کوئی رعایت فرمائیں۔آپﷺ نے فرمایا کہ ابھی شریعت میں اِس مسئلے کے بارے میں ہدایت نہیں آئی۔ فی الحال اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرلو۔اُس خاتون نے آپﷺ کے ادب واحترام کا پورا لحاظ کرتے ہوئے آپﷺ سے بحث کی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ گفتگو کے دوران اُن کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ میں نہ سن سکی لیکن اللہ نے اُن کی فریاد سن لی۔ بے شک اللہ سب سننے والا اور سب دیکھنے والا ہے۔اللہ نے اُسی وقت آپﷺ پر وحی نازل فرمائی اور ظہار کے حوالے سے شریعت کی ہدایات عطا فرمائیں۔

آیات ۲ تا ۴

ظہار کی حقیقت اور کفارہ

ظہار کرنے سے کوئی عورت کسی کی ماں نہیں بن جاتی۔ایسی بات جھوٹ ہے اور ظہار کرنے والے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔البتہ سچے دل سے توبہ کرلیں تو اللہ معاف فرمادے گا۔ظہار کرنے کے بعد بیوی سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔البتہ رجوع کرنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ:

i- ایک مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کیا جائے۔

ii- جو غلام کو آزاد کرنے کی مالی استطاعت نہیں رکھتا وہ دو مہینے مسلسل روزے رکھے۔

iii- جو دو مہینے مسلسل روزے رکھنے کی سکت نہیں رکھتا وہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

آیات ۵ تا ۶

ظاہری حزب الشیطان کا انجام

اللہ اور اُس کے رسولﷺ کی کھلم کھلا مخالفت کرنے والے دنیا میں رسوائی اور ناکامی سے

دوچار ہوں گے۔اس کے علاوہ روزِ قیامت اُن کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔ وہ جرائم کر کے بھول جاتے ہیں لیکن اللہ نے ان کا ایک ایک جرم محفوظ کر رکھا ہے۔ اُنہیں تمام جرائم کی بدترین سزا مل کر رہے گی۔

آیات ۷ تا ۸

مخفی حزب الشیطان کی گھٹیا حرکتیں

مخفی حزب الشیطان یعنی منافقین اپنے اختلافات کو با اختیار فورم پر بیان کرنے کے بجائے دیگر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ خفیہ سرگوشیوں یعنی نجویٰ کے ذریعہ اُن کا مقصد جماعت میں بے چینی اور انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اِن سرگوشیوں کے ذریعہ وہ دوسروں کو گناہ، زیادتی اور قیادت کے احکامات کی خلاف ورزی کا مشورہ دیتے ہیں۔ اللہ نے اُنہیں اِس حرکت سے منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتے۔ کیا وہ جانتے نہیں ہیں کہ اللہ اُن کی ہر سرگوشی سے واقف ہے۔ اُن کی خباثت کا یہ عالم ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو **السلام علیک** (آپ پر سلامتی ہو) کہنے کے بجائے **السامُ علیک** (آپ پر تباہی آئے، معاذ اللہ) کہنے کی گستاخی کرتے ہیں۔ جی ہی جی میں خوش ہوتے ہیں کہ ہمیں گستاخی کی سزا نہیں ملی جو اِس بات کی دلیل ہے کہ حضرت محمد سچے نبی نہیں ہیں۔ گویا اللہ کی طرف سے دی گئی مہلت کا وہ غلط نتیجہ نکال رہے ہیں۔ ایسے بدبختوں کے لیے جہنم میں بدترین عذاب ہے۔

آیات ۹ تا ۱۰

اچھے اور برے نجویٰ کا فرق

اگر تنہائی میں جا کر کسی کو نیکی اور اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کی تلقین کی جائے تو ایسا نجویٰ پسندیدہ ہے۔ اِس کے برعکس اگر تنہائی میں کسی کو گناہ، زیادتی اور قیادت کی نافرمانی پر اکسایا جائے تو ایسا نجویٰ برا اور شیطان کا سکھایا ہوا ہے۔ شیطان اِس کے ذریعہ حزب اللہ کو کمزور کرنا چاہتا ہے اور جماعت کے مخلص ساتھیوں کو دکھ دینا چاہتا ہے۔ البتہ اصل نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اللہ کے اذن کے بغیر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ ہمیں اپنی ذات پر مکمل

بھروسہ اور توکل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱

حزب الشیطان کا اجتماعات میں طرزِ عمل

حزب الشیطان میں شامل افراد دینی اجتماع کے دوران ساتھ ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اشاروں سے اور ایک دوسرے کو کہنیاں مار کر اجتماع کی کارروائی پر طنز کرتے ہیں۔ نازیبا کلمات دبے الفاظ میں ادا کر کے کارروائی کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد بیٹھے رہتے ہیں تاکہ اگر کسی ساتھی پر اجتماع کی کارروائی کا اثر ہوا ہے تو اُسے زائل کر کے جائیں۔

اِن آیات میں اللہ نے جماعت کے مخلص ساتھیوں کو ہدایت دی کہ جب حکم دیا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو ایسا کر لیا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا کرے گا۔ جب مجلس برخاست ہو تو فوراً اُٹھ جایا کرو، اللہ تمہارے درجات بلند فرمادے گا۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

منافقین کی ایک شرارت کا سدِ باب

منافقین علیحدگی میں یا مجلس میں آپ ﷺ کے قریب آ کر سرگوشی کرتے۔ مقصد لوگوں پر یہ تاثر دینا ہوتا تھا کہ اُن کے آپ ﷺ سے قریبی روابط ہیں۔ اُن کی اِس حرکت سے آپ ﷺ کا وقت ضائع ہوتا تھا اور آپ ﷺ کو ذہنی کوفت ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی شرارت کے سدِ باب کے لیے حکم دیا کہ جو شخص بھی آپ ﷺ سے تنہائی میں مشورہ یا خفیہ سرگوشی کرنا چاہے وہ پہلے اللہ کی راہ میں صدقہ دے۔ یہ صدقہ دینا منافقین کے لیے بھاری ثابت ہوا اور وہ اپنی مذموم حرکت سے باز آ گئے۔ اِس کے بعد اللہ نے صدقہ دینے کا حکم منسوخ فرمادیا۔

آیات ۱۴ تا ۱۷

حق کے دشمنوں سے دوستی ...... منافقانہ طرزِ عمل

منافقین شامل تو مسلمانوں کی صفوں میں ہوتے ہیں لیکن حق کے مخالفین سے بھی دوستی رکھتے ہیں

تا کہ برے وقت میں اُن سے رعایت یا مسلمانوں سے بے وفائی کا انعام حاصل کر سکیں۔ البتہ یہ منافقین، نہ اہلِ حق سے مخلص ہوتے ہیں اور نہ ہی دشمنانِ حق سے۔ اُن کی اوّلین ترجیح اپنے مال، جان اور اولاد کی حفاظت ہوتی ہے۔ جب اُن سے باز پرس کی جاتی ہے کہ مخالفینِ حق سے کیوں دوستی رکھتے ہو تو قسم کھا کر کوئی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ گویا قسم کو ڈھال بنا کر غلط کام کی سزا سے خود کو بچاتے ہیں۔ اللہ نے اِن بدبختوں کے لیے سخت عذاب کی سزا طے کر دی ہے۔ روزِ قیامت اُن کے مال اور اُن کی اولاد اُنہیں عذاب سے بچا نہ سکیں گی۔ وہ جہنم کی آگ میں ذلت والے دائمی عذاب سے یقیناً دوچار ہوں گے۔

آیات ۱۸ تا ۱۹

شیطان نے منافقین کو گھیر لیا ہے

منافقین اِس معنی میں حزب الشیطان ہیں کہ شیطان نے پوری طرح سے اُنہیں گھیر لیا ہے۔ اُس نے اُنہیں اللہ کی یاد اور اُس کی اطاعت سے غافل کر دیا ہے۔ وہ اپنی بے عملی کے لیے من گھڑت جواز پیش کرنے کے اِس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ روزِ قیامت بھی جھوٹے بہانے پیش کرنے کی روش جاری رکھیں گے۔ وہ اللہ کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کریں گے اور آخر کار ہمیشہ ہمیش کے خسارے سے دوچار ہوں گے۔ اللہ شیطان کے حملوں اور حزب الشیطان کے شر سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۱

اللہ اور اُس کے رسولؑ ہی غالب ہوں گے

اِن آیات میں ایک بار پھر ظاہری حزب الشیطان کو وعید سنائی گئی ہے کہ وہ ذلیل ہو کر رہیں گے۔ اللہ نے طے فرما دیا ہے کہ آخر کار غلبہ اللہ اور اُس کے رسولوںؑ کا ہوگا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ نے ہر رسولؑ کو اُن کے اہلِ ایمان ساتھیوں کے ساتھ محفوظ رکھا اور اُن کے دشمنوں کو مختلف عذابوں کے ذریعہ ہلاکت و بربادی سے دوچار کیا۔

آیت ۲۲

حزب اللہ کا کردار

سورۂ مجادلہ کی اِس آخری آیت میں حزب اللہ میں شامل سعادت مندوں کا طرزِ عمل یہ بتایا گیا کہ وہ ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں، خواہ ایسے لوگ اُن کے باپ، اولاد، بھائی یا کوئی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ حق کے دشمنوں کے بارے میں یہ سختی اِس حقیقت کا مظہر ہے کہ اللہ نے ایمان کی حقانیت اُن کے دلوں میں ثبت کر دی ہے اور قرآن کے فیض سے اِس ایمان کو اور تقویت دی ہے۔ اُن کے لیے سدا قائم و دائم رہنے والے جنت کے باغات ہیں۔ اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ کی عنایات پر راضی ہیں۔ بلاشبہ اصل کامیابی حزب اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ ہمیں بھی حزب اللہ کے اوصاف اور انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

سورۂ حشر

باطل کی ذلت اور حق کی عظمت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں یہود اور منافقین کی ذلت و رسوائی اور ذاتِ حق یعنی اللہ اور اہلِ حق یعنی مومنین کی عظمت جلالی اسلوب میں بیان کی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — غزوۂ بنو نضیر کا بیان
- آیات ۶ تا ۷ — مالِ فے کا حکم
- آیات ۸ تا ۱۰ — مومنین کی عظمت
- آیات ۱۱ تا ۱۷ — منافقین و یہود کی ذلت
- آیات ۱۸ تا ۲۰ — عظمتِ انسان
- آیت ۲۱ — عظمتِ قرآن
- آیات ۲۲ تا ۲۴ — عظمتِ رحمان

آیات ۱ تا ۲

غزوۂ بنو نضیر میں یہود کی عبرتناک شکست

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بیان کے بعد اُس کے اُس جلال و رعب کا ذکر ہے جس نے بنو نضیر کے یہود کو خوفزدہ کر دیا۔ اُنہوں نے بغیر کسی جنگ کے ہتھیار ڈال دیے۔ اُن کا قصور یہ تھا کہ اُنہوں نے غزوۂ احد کے موقع پر میثاقِ مدینہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مشرکینِ مکہ کو تعاون کا پیغام بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے عہد کی خلاف ورزی اور اُن کے بعض دیگر جرائم پر اُنہیں سزا دینے کے لیے اُن کے قلعوں کا گھیراؤ کر لیا۔ بظاہر محسوس ہوتا تھا کہ وہ اپنے مضبوط قلعوں میں محصور ہو کر دیر تک مقابلہ کریں گے لیکن اُنہوں نے فوراً ہی ہتھیار ڈال دیے اور اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا۔ آپ ﷺ نے اُنہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اجاڑ کر قیمتی اشیاء نکال رہے تھے۔ صحابہ کرامؓ اجاڑنے کے اِس عمل میں اُن کا ساتھ دے رہے تھے تاکہ وہ جلد مدینہ سے نکل جائیں۔ بلاشبہ یہ صورتِ حال انتہائی عبرتناک تھی۔

آیات ۳ تا ۴

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی کا انجام

بنو نضیر کے یہودیوں کو دنیا میں ذلت کا سامنا کرنا پڑا اور آخرت میں بھی وہ جہنم کے شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ یہ سزا ہے اُن کے اِس جرم کی کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی اور محاذ آرائی کی۔ جو بھی اِس مجرمانہ روش پر چلے گا وہ کان کھول کر سن لے کہ اللہ اُسے شدید عذاب دینے والا ہے اور اُس کا وہی حشر ہو گا جو بنو نضیر کے یہودیوں کا ہوا۔

آیت ۵

قرآن کے علاوہ وحی کا نزول

نبی اکرم ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی جسے وحیِ خفی کہا جاتا ہے۔ اللہ نے

غزوہ ٔ بنونضیر کے دوران وحی ٔ خفی کے ذریعہ آپ ﷺ کو حکم دیا کہ بنونضیر کے باغات کے چند درخت کاٹ دیے جائیں تاکہ اُن پر رعب طاری ہو اور ایسا کرنا اُن کی رسوائی کا سبب بنے۔ اِس آیت میں اللہ نے بیان فرمایا کہ درختوں کو کاٹنے کا حکم ہم نے دیا تھا۔ اللہ نے قرآن میں یہ حکم نہیں دیا لیکن اِس حکم کی توثیق قرآن میں نازل کردی۔ اِس سے اُس گمراہی کا ازالہ ہوگیا کہ ہدایت کے لیے صرف قرآن ہی کافی ہے۔ نہیں! قرآن کے ساتھ ساتھ وحی ٔ خفی کے ذریعے ملنے والے احکامات بھی ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ وحی ٔ خفی کے ذریعے ملنے والے احکامات ارشاداتِ نبوی ﷺ کے ذریعہ ہم تک پہنچتے ہیں۔ گویا ہدایت کی تکمیل قرآن کے ساتھ ساتھ احادیثِ مبارکہ کے ذریعے ملنے والی رہنمائی سے ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۷

مالِ فے کا حکم

یہ آیات مالِ فے کا حکم بیان کررہی ہیں۔ اگر کسی معرکہ میں مسلمانوں کو بغیر جنگ کے دشمن پر فتح حاصل ہوجائے تو دشمن سے حاصل ہونے والے مال پر غنیمت کا نہیں بلکہ فے کا اطلاق ہوگا۔ مالِ فے مجاہدین میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ کل کا کل بیت المال میں جمع ہوگا۔ حکومت اِسے مستحقین کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرے گی۔ دورِ نبوی ﷺ میں اِس مال کا ایک مصرف نبی اکرم ﷺ اور اُن کے قرابت داروں کی ضروریات پوری کرنا بھی تھا۔ مالِ فے کا حکم دینے کے بعد دو اہم ہدایات اِن آیات میں وارد ہوئیں:

- i- مالِ فے کل کا کل مستحقین کے لیے اِس لیے مختص کیا گیا ہے تاکہ دولت کی گردش صرف امراء کے درمیان نہ ہو بلکہ اِسے محرومین تک بھی پہنچایا جائے۔ اسلام کے نظامِ معیشت کا یہ ایک اہم وصف ہے۔ اِس سے طبقاتی تقسیم کا سدِّ باب ہوتا ہے۔
- ii- رسول ﷺ جو دیں اُسے لے لیا جائے اور جس شے کو روک لیں اُس سے بخوشی رک جایا جائے۔ اِس اصول کا اطلاق صرف مالِ فے پر نہیں بلکہ زندگی کے جملہ معاملات پر

ہے۔آپ ﷺ کا حکم بھی مسلمانوں کے لیے اِسی طرح حجت ہے جس طرح قرآن میں نازل ہونے والے اللہ کے احکامات۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے اذن سے امت کے لیے حلال وحرام ٹھہرانے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

آیت ۸

مہاجرین کی تحسین

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مالِ فے کے ذریعے اُن مہاجرین کی امداد کریں گے جنہوں نے صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے مکہ میں اپنے مال اور گھر چھوڑ کر مدینہ ہجرت کی۔ اُنہوں نے اللہ کے دین کی نصرت کا حق ادا کر دیا اور اپنے ایثار و قربانی سے ثابت کر دیا کہ وہ دینِ حق کے سچے اور مخلص حامی و مددگار ہیں۔

آیت ۹

انصارِ مدینہ کی تحسین

انصارِ مدینہ نے مکہ سے آنے والے مہاجرین کی بھرپور نصرت کی اور اپنے مال واملاک میں سے اُنہیں اتنا کچھ تحفتاً دیا کہ ایثار و قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کر دی۔ پھر غزوہ بنو نضیر میں فتح سے جو کثیر مقدار میں مال حاصل ہوا، اُس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ یہ مال مہاجرین ہی میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعض انصار نے خود تنگدست ہونے کے باوجود مہاجرین کی امداد کو ترجیح دینا پسند کیا۔ گویا انصار نے ثابت کیا کہ وہ نفس کی ترغیبات پر قابو پا کر اللہ کی رضا کی پیروی کو مطلوب و مقصود بنا چکے ہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی لوگ حقیقت میں کامیاب ہیں۔ اللہ ہم سب کو بھی نفس کی تمام کمزوریوں پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۰

مومنوں سے محبت کرنے والوں کی تحسین

اِس آیت میں اُن مسلمانوں کی تحسین کی گئی جو انصار و مہاجرین کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

وہ تمام مومنوں سے محبت کرتے ہیں خواہ وہ حیات ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ وہ اپنے لیے، سلف صالحین کے لیے اور دیگر تمام اہلِ ایمان کے لیے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ پھر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں شیطان کے اِس حملہ سے محفوظ فرما کہ وہ ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے حوالے سے کوئی سوئے ظن، رنجش یا کدورت پیدا کر دے۔ اللہ ہمیں تمام اہلِ ایمان اور خاص طور پر سلف صالحین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۱۳

منافقین کی ذلت ورسوائی

غزوۂ بنونضیر سے قبل منافقین نے بنونضیر کے یہودکو پیغام بھیجا کہ ہماری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے بارے میں ہم حضرت محمد ﷺ کا کوئی حکم نہ مانیں گے۔ تمہارے ساتھ جنگ کی گئی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ اگر تمہیں مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ اللہ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ منافقین جھوٹے اور بزدل ہیں۔ جنگ کی صورت میں یہود کا ساتھ نہ دیں گے۔ وہ مال ودولت کے بچاری ہیں لہٰذا اپنے گھر بار چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔ وہ اللہ کے بجائے تم سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اللہ ہمیں منافقت اور منافقانہ کمزوریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۴ تا ۱۵

یہودیوں کی ذلت ورسوائی

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ یہودی بھی منافقین کی طرح انتہائی بزدل قوم ہیں۔ وہ سامنے آکر کھلے میدان میں مقابلہ کی ہمت نہیں کر سکتے۔ اُن کے قبائل کے درمیان بڑی نفرتیں ہیں اور وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوتے۔ غزوۂ بدر کے بعد بنوقینقاع کو مدینہ سے جلاوطن کیا گیا لیکن بنونضیر یا بنوقریظہ اُن کی مدد کو نہ آئے۔ اب ایسی ہی جلاوطنی بنو نضیر کی ہو رہی ہے لیکن بنوقریظہ اُن کا ساتھ دینے کے لیے نہیں آئیں گے۔ جلاوطنی تو بڑی کم اور محض وقتی سزا ہے۔ اِن بدنصیبوں کو اصل اور دائمی سزا جہنم میں دردناک عذاب کی صورت

میں دی جائے گی۔

آیات ۱۶ تا ۱۷

منافقین کا طرزِ عمل شیطان کی طرح ہے

منافقین، یہود کے ساتھ وہی کچھ کر رہے ہیں جو شیطان انسان کے ساتھ کرتا ہے۔ شیطان انسان کو اُکساتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے۔ جب انسان یہ جرم کر بیٹھتا ہے تو شیطان اُس کے جرم سے اعلانِ براءت کرتا ہے۔ روزِ قیامت جرم کرنے والے اور جرم پر اکسانے والے دونوں کا بدترین انجام ہوگا۔ منافقین یہود کو مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کے لیے اُکسا رہے ہیں لیکن اُن کا ساتھ نہ دیں گے۔ آخرت میں دونوں ہی شدید عذاب کا سامنا کریں گے۔

آیت ۱۸

غور کرو! آخرت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

اِس آیت میں ہر انسان کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کل یعنی آخرت کی ابدی زندگی کے لیے اُس نے کیا تیاری کی ہے؟ مال اور جان کی کس قدر قربانیاں دے کر توشۂ آخرت بنایا ہے۔؟ دوبار حکم دیا گیا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اُس کی نافرمانی سے بچو۔ بلاشبہ آخرت کے انعامات متقین کے لیے ہی ہیں، وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (سورۂ زخرف آیت ۳۵)۔ اللہ نے ہمیں حقیقی فوز وفلاح کی راہ دکھا دی ہے اور اب وہ دیکھ رہا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں، کس راہ چل رہے ہیں۔

آیات ۱۹ تا ۲۰

اللہ کے ذکر سے غفلت کی سزا

انسان کی عظمت دراصل اُس روحِ ربانی کی وجہ سے ہے جو انسان کے جسمانی وجود میں ڈال دی گئی ہے۔ اُس روح کی غذا اور تسکین اللہ کا ذکر ہے۔ جو بدنصیب اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی روح کو مجروح کر کے خاکی وجود میں دفن کر دیتے ہیں۔ اب وہ انسان نہیں محض ایک حیوان بن جاتے ہیں۔ گویا اپنی اصل عظمت کھو کر انتہائی پستی میں چلے جاتے ہیں۔

اللہ ہمیں اس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

اِس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

اللہ کے ذکر سے غفلت انسان کو اپنی عظمت سے غافل کرتی ہے۔ دنیا میں محض ایک جانور بنا دیتی ہے اور آخرت میں جہنم والوں میں شامل کر دیتی ہے۔ جہنم والے بدترین مخلوق ہیں۔ اِس کے برعکس جنت والے بہترین لوگ اور فوز وفلاح کی بلند منزلوں کو پانے والے ہیں۔ اللہ ہمیں اِن ہی خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۱

عظمت وتاثیرِ کلامِ ربّانی

اِس آیت میں قرآنِ مجید کی عظمت بڑی اونچی شان کے ساتھ بیان ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ اگر قرآنِ مجید کو کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ پہاڑ نزولِ قرآن کا بار نہ اٹھا سکتا بلکہ جھک جاتا اور پھر اللہ کے رعب اور دبدبہ سے پھٹ کر ذرات کی صورت میں بکھر جاتا۔ سورہ ٔ اعراف آیت ۱۴۳ میں یہی تاثیر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی تجلی کی بیان کی گئی ہے کہ:

فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

''جب موسیٰ ؑ کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا''۔

گویا کلام ربانی کی وہی تاثیر ہے جو تجلی ٔ ذاتِ ربّانی کی ہے۔ یہ ہے وہ پُر جلال مثال جو انسان پر کلامِ ربّانی کی عظمت کا ایک نقش قائم کر رہی ہے۔ اللہ ہمارے دلوں کو بھی اپنے کلام کی عظمت اور تاثیر سے معمور فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۲ تا ۲۴

عظمت وجلالِ ذاتِ باری تعالیٰ

اِن آیات میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی پندرہ شانیں بیان کی گئیں ہیں۔ ۱) وہ ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے، ۲) اُس کی رحمت میں جوش ہے، ۳) اُس کی رحمت مسلسل ہے، ۴)

وہی بادشاہِ حقیقی ہے، ۵) انتہائی پاکیزہ ہستی ہے، ۶) دوسروں کو سلامتی دینے والا ہے، ۷) سکون بخشنے والا ہے، ۸) حفاظت کرنے والا ہے ۹) زبردست ہے، ۱۰) سرکشی کو قوت سے کچلنے والا ہے، ۱۱) ہر بڑائی کا حق دار ہے، ۱۲) ہر شے کا بنانے والا ہے، ۱۳) اشیاء کو ظاہر کرتا ہے، ۱۴) ہر شے کے وجود کو حسن عطا کرنے والا ہے اور ۱۵) حکمت و دانائی کا سرچشمہ ہے۔ کائنات کی ہر شے اپنے قول اور حال سے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے نور سے منور فرما دے۔ آمین!

سورۂ ممتحنہ

حق کے دشمنوں سے نفرت کرنے کی تلقین

اِس سورۂ مبارکہ میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ حق کے دشمنوں کے لیے کوئی نرم گوشہ نہ رکھیں بلکہ اُن کے ساتھ شدید سختی اور انتہائی نفرت کا رویہ رکھیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۳ — مشرکینِ مکہ کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے کا حکم
- آیات ۴ تا ۶ — حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں کی باطل دشمنی
- آیات ۷ تا ۹ — کافروں سے تعلق کے بارے میں احکامات
- آیات ۱۰ تا ۱۱ — مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان نکاح کی ممانعت
- آیت ۱۲ — خواتین کی بیعت
- آیت ۱۳ — اہلِ باطل سے نفرت کرنے کا حکم

آیت ۱

اہلِ باطل سے ہمدردی حق کی راہ سے دور کر دے گی

یہ آیت ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں نازل ہوئی۔ سن ۶ ھ میں نبی اکرم ﷺ نے مشرکینِ مکہ سے صلح حدیبیہ کی تھی۔ سن ۸ ھ میں مشرکین نے صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسے توڑ

دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے اِس جرم کا بدلہ لینے کے لیے اُن پر حملہ کا منصوبہ بنایا۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ منصوبہ خفیہ رہے۔ مسلمان اچانک مکہ پہنچ جائیں، اہلِ مکہ کو مقابلہ کی تیاری کا موقع نہ ملے اور بغیر خونریزی کے مکہ فتح ہو جائے۔ ایک بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ؓ کے اہلِ خانہ مکہ میں تھے۔ آپ ؓ نے چاہا کہ اہلِ مکہ پر ایک احسان کر دیں تا کہ وہ اُن کے اہل خانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ اُنہوں نے مکہ جانے والی ایک عورت کو سردارانِ قریش کے نام ایک خط دیا۔ اِس خط میں مکہ کی طرف مسلمانوں کے لشکر کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی۔ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حضرت حاطب ؓ کے اِس فعل کی اطلاع ہوگئی اور آپ ﷺ نے اُس عورت سے خط واپس لے لیا۔ اِس آیت میں حضرت حاطب ؓ کو متوجہ کیا گیا کہ حق کے دشمنوں سے نرمی اور محبت انسان کو حق کی راہ سے دور کر دے گی۔ آئندہ ہرگز ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کیا جائے۔

آیات ۲ تا ۳

کافر مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں

اِن آیات میں اللہ نے آگاہ کیا کہ کافر مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ اُنہیں جب بھی موقع ملتا ہے اپنے ہاتھوں اور زبان سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اُن کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو دوبارہ کافر بنا دیں۔ ایسے کافر خواہ خونی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اُن سے ہرگز کوئی ہمدردی یا محبت نہ رکھی جائے۔ روزِ قیامت یہ رشتہ داریاں ہرگز کام نہ آئیں گی۔ اس روز فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کی ہدایات کے مطابق طرزِ عمل اختیار کیا جائے۔

آیات ۴ تا ۶

اہلِ باطل سے بغض وعداوت ...... شیوۂ ابراہیمیؑ

حضرت ابراہیم ؑ اور اُن کے ساتھ اہلِ ایمان نے حق کے ساتھ وفاداری کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنے رشتہ داروں اور قوم سے صاف صاف کہا کہ ہمارے اور تمہارے

درمیان ایک مستقل بغض و عداوت پیدا ہو چکا ہے۔ ہم تم سے اُس وقت تک کے لیے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں جب تک تم اللہ پر خالص توحید کے ساتھ ایمان نہیں لاتے۔ مومنوں کی اِس روش کو اللہ نے رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے لائقِ اتباع اسوہ قرار دیا۔ اہلِ باطل سے اعلانِ براءت کے ساتھ ساتھ اِس پسندیدہ روش کا دوسرا پہلو سب سے کٹ کر اللہ کے ساتھ جڑنا تھا۔ مومنوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں کافروں کے لیے ذریعہ آزمائش نہ بنا اور ہمارے تمام گناہوں سے درگزر فرما۔ بلاشبہ اللہ سے محبت کرنے والوں اور آخرت کے طلب گاروں کے لیے یہ روش بہترین نمونہ ہے۔

آیت ۷

اہلِ مکہ کے حوالے سے بشارت

اِس آیت میں بشارت دی گئی کہ عنقریب اہلِ مکہ کی ایک بڑی تعداد کفر اور شرک کی روش ترک کر کے اسلام قبول کر لے گی۔ اب اُن کے ساتھ دشمنی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور باہم محبت اور دوستی کی فضا قائم ہو گی۔ قرآنِ حکیم کی یہ بشارت سچ ثابت ہوئی اور فتحِ مکہ کے موقع پر اہلِ مکہ کی غالب اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

آیت ۸

بے ضرر کافروں کے ساتھ رویّہ

ایسے کافر جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف کسی سازش یا مہم میں شریک نہ ہوں، اُن سے حسنِ سلوک اور برابری کی بنیاد پر تعلقات برقرار رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ دلی دوستی صرف اور صرف مسلمانوں سے رکھی جا سکتی ہے یعنی اُن سے جو تمام انبیاء اور بالخصوص آخری نبی جناب حضرت محمد ﷺ پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہوں، بقول اقبال ؎

یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا اِن سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں

آیت ۹

دشمنی کن کافروں سے کرنی ہے؟

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایسے عناصر سے ہرگز نہ دوستی کی جائے جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مہمات میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ایسے حق کے دشمنوں سے دوستی کرے گا تو وہ اللہ کی عدالت میں ظالم کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

مشرکین کے ساتھ نکاح کی ممانعت

مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان نکاح کا معاملہ جائز نہیں۔ اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ اگر کسی مشرک شخص کی بیوی مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ آجائے تو اُسے مکہ نہیں لوٹایا جائے گا۔ مسلمان ہونے کے بعد اُس کا مشرک شوہر سے نکاح ٹوٹ گیا۔ البتہ مشرک شوہر کو اُس کا ادا کردہ مہر واپس کرنا ہوگا۔ اِسی طرح اگر کسی مسلمان کی بیوی مشرکہ ہے تو وہ اُسے آزاد کردے اور اُس عورت کے رشتہ داروں سے ادا کردہ مہر طلب کرے۔ اگر وہ واپس نہ کریں تو ایسی نو مسلم خاتون کے مہر سے اتنی ہی رقم منہا کر کے متاثرہ فریق کو دی جائے، جس کے مشرک شوہر کو اُس خاتون کا مہر واپس کرنا ہے۔ البتہ زیادتی نہ جائے کیوں کہ اللہ کو زیادتی کرنے والے ناپسند ہیں۔

آیت ۱۲

خواتین کی بیعت

نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور خواتین دونوں سے بیعت لی تا کہ امت کے لیے جماعت سازی کے حوالے سے ایک مسنون اساس فراہم کی جاسکے۔ خواتین سے بیعت لیتے ہوئے آپ ﷺ اُن سے عہد لیتے تھے کہ وہ شرک، چوری اور زنا نہیں کریں گی۔ اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی۔ کسی پر بدکاری کی تہمت نہ لگائیں گی۔ کسی بھی معروف معاملہ میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں گی۔

آپ ﷺ خواتین سے بیعت لینے کے بعد اُن کے حق میں دعائے استغفار کرتے تا کہ اگر بیعت کے حوالے سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو اللہ اُس سے درگزر فرما دے۔

آیت ۱۳

اُن سے دوستی نہ کرو جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں

سورۂ ممتحنہ کی اِس آخری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہرگز ایسے عناصر سے دوستی نہ کریں جو اپنے جرائم کی وجہ سے اللہ کو ناراض کرتے ہیں۔ ایسے مجرم جان چکے ہیں کہ آخرت میں اُن کے لیے کوئی خیر نہیں۔ اِن میں سے جو بد نصیب مر کر قبروں میں جا چکے ہیں وہ تو اور زیادہ مایوسی کا شکار ہیں کیوں کہ اب اُن کے لیے جرائم کی تلافی اور سعادت حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

سورۂ صف

جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ کے دین کے غلبہ کو نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت قرار دیا گیا ہے اور اِسی مقصد کے لیے جہاد اور قتال کی دعوت بڑے زوردار اسلوب میں دی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴   غلبۂ دین کی جدوجہد کے لیے للکار
- آیات ۵ تا ۸   غلبۂ دین کی جدوجہد ...... تاریخ سے عبرت
- آیت ۹   غلبۂ دین کی جدوجہد ...... نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت
- آیات ۱۰ تا ۱۳   غلبۂ دین کی جدوجہد کے لیے ترغیب
- آیت ۱۴   غلبۂ دین کی جدوجہد کرنے والوں کا اعزاز

آیات ۱ تا ۴

کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو جھنجھوڑا گیا کہ تم کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ یہ روش اللہ کو بیزار

کرنے والی ہے۔تمہارا یہ دعویٰ تمہیں کافروں سے جدا کرتا ہے کہ **محمدٌ رسولُ اللّٰہ** (حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں) حضرت محمد ﷺ تو دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کررہے ہیں اور اِس کے لیے شدید ذہنی اور جسمانی تکالیف برداشت کررہے ہیں۔دوسری طرف تم اُن کے ساتھی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن محض تسبیح وتحمید ہی کو اعلیٰ نیکی سمجھ رہے ہو۔تسبیح وتحمید تو کائنات کا ہر ذرہ کررہا ہے، بقول اقبال ؎

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدامست
یہ مذہبِ ملاّ و جمادات و نباتات

مسلمانوں سے تو اللہ کو یہ مطلوب ہے کہ وہ اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے سب کچھ لگا دیں یہاں تک کہ نقدِ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جنگ میں دیوانہ وار جان دینے کے لیے نکل کھڑے ہوں، بقول اقبال ؎

مقامِ بندگی دیگر مقامِ عاشقی دیگر
زِ نوری سجدہ می خواہی، زِ خاکی بیش ازاں خواہی
چنا خود را نگہ داری کہ بایں بے نیازی ھا
شہادت بر وجودِ خود زِ خونِ دوستاں خواہی

عاشقی کا تقاضا، بندگی کے تقاضے سے مختلف ہے۔فرشتوں سے اللہ کو صرف بندگی اور سجدہ کرانا مطلوب ہے۔انسان سے اللہ کچھ اور ہی چاہتا ہے۔حالانکہ اللہ بہت ہی بے نیاز ہے لیکن چاہتا ہے کہ اُس کے عاشق اس کی توحید کی گواہی اپنا خون دے کر پیش کریں۔

آیات ۵ تا ۸

غلبۂ دین کی جدوجہد .... تاریخ سے عبرت

غلبۂ دین کی جدوجہد کی ذمہ داری مسلمانوں سے قبل بنی اسرائیل پر عائد کی گئی تھی۔اُنہوں نے اِس جدوجہد سے اعراض کیا اور پھر اللہ نے اُنہیں نشانِ عبرت بنا دیا۔جب حضرت موسیٰؑ نے

اُن سے اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلنے کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے یہ کہہ کر حضرت موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی کہ آپ اور آپ کا رب جا کر جنگ کریں ہم تو ساتھ نہیں دیں گے۔ پھر جب حضرت عیسیٰؑ نے اُنہیں حق قبول کرنے اور اُس کا ساتھ دینے کا حکم دیا تو اُن کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دے کر اُن کی تکذیب کی۔ اب جب نبی اکرم ﷺ اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دے رہے تھے تو کہنے لگے مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ...... اللہ نے آج تک کسی انسان پر کوئی کتاب نازل نہیں کی (الانعام آیت ۹۱)۔ دعوتِ اسلام کو نہ صرف جھوٹ بول کر جھٹلاتے رہے ہیں بلکہ سازشوں کے ذریعہ غلبۂ دین کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ اللہ اُن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دے گا، بقول مولانا ظفر علی خان ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آیت ۹

غلبۂ دینِ حق ...... نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت

نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی رحمت کا ایک مظہر یہ تھا کہ آپ ﷺ ظالم بادشاہوں اور نام نہاد سنگدل مذہبی رہنماؤں کے جبر واستحصال سے انسانوں کو آزاد کرنے کا مشن لے کر دنیا میں آئے۔ آپ ﷺ نے محض ۲۱ برس کے عرصہ میں جزیرہ نما عرب میں اِس مشن کی تکمیل کی اور پھر غزوۂ تبوک کے ذریعہ بیرونِ ملکِ عرب اِس کی توسیع کا آغاز کر دیا۔ اِس اعلیٰ مشن کی تکمیل کے لیے ایک مضبوط جماعت کی ضرورت تھی۔ اِس جماعت کو فراہم کرنے کے لیے اللہ نے اِس سورۂ مبارکہ میں ترغیب، جھنجھوڑنے اور تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کے اسالیب میں اہلِ ایمان کو غلبۂ دین کے مبارک مشن کے لیے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے کی دعوت دی۔ یہ مشن آج بھی زندہ ہے اور اِسے پورے عالم میں شرمندۂ تعبیر کرنا ہے۔ اللہ ہمیں اِس کے لیے مال و جان کی قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے، بقول اقبال ؎

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

آیات ۱۰ تا ۱۲

جہنم کے دردناک عذاب سے بچنے کا راستہ

ہر انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے آخرت میں جہنم کے دردناک عذاب سے بچنا۔ اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ آخرت میں دردناک عذاب سے بچنے کے لیے دو تقاضے پورے کرنا ہوں گے:

i- اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لانا۔

ii- اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے مال اور جان سے جہاد کرنا۔

جہاد کی پہلی منزل ہے اپنے وجود پر اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے نفس کے خلاف جہاد کرنا۔ پھر خارج میں دین کے غلبہ کے لیے دعوت کے ذریعہ ایک مضبوط افرادی قوت فراہم کرنے کے لیے تبلیغ کا جہاد کرنا۔ جب یہ مضبوط افرادی قوت ایک حزب اللہ کی صورت میں تیار ہو جائے تو اِسے نظامِ باطل سے ٹکرانا اور اُسے شکست دے کر دینِ حق غالب کرنا۔

اللہ کا وعدہ ہے جو لوگ مذکورہ بالا دو تقاضے پورے کریں گے اُن کی تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اُنہیں روزِ قیامت جنت کے رہنے والے باغات میں پاکیزہ محل عطا کیے جائیں گے۔ بلاشبہ اصل کامیابی جنت کا حصول ہے۔ اللہ ہم سب کو یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۳

غلبہ ٔدین کی بشارت

اِس آیت میں اللہ نے وعدہ کیا کہ اللہ خلوص سے غلبہ ٔدین کی جدوجہد کرنے والوں کی کاوشوں کو دنیا میں بھی بارآور بنائے گا اور غلبہ ٔدین کی منزل حاصل ہوگی۔ دورِ نبوی ﷺ میں یہ بشارت سن ۸ ھ میں پوری ہوئی اور دینِ حق غالب ہو گیا۔ ان شاء اللہ قیامت سے پہلے پہلے یہ بشارت پورے کرہ ارضی پر پوری ہوگی۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عَنِ الْمِقْدَادِ ؓ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَایَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلَھُمْ مِنْ اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا قُلْتُ فَیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ (مسند احمد)

''حضرت مقداد ؓ راوی ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمۂ اسلام کو داخل نہ کردے خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بدبخت کی مغلوبیت کے ذریعے۔یعنی اللہ تعالیٰ جن کو عزت عطا فرمائے گا انہیں کلمۂ اسلام کا قائل بنا دے گا اور جن کو ذلیل فرمائے گا انہیں اِس کے تابع فرمادے گا۔حضرت مقداد ؓ فرماتے ہیں کہ اِس پر میں نے (دل میں) کہا پھر تو یقیناً دین کل کا کل اللہ ہی کے لیے ہوجائے گا''۔

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

آیت ۱۴

غلبۂ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا اعزاز

جو سعادت مند اللہ کے دین کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، اللہ اُنہیں اپنا مددگار قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔جن جواں مردوں نے حضرت عیسیٰ ؑ کی پکار پر لبیک کہا، اللہ نے

اُن کا ذکر بڑے تحسین آمیز اسلوب میں قیامت تک کے لیے قرآن میں محفوظ فرما دیا۔ اللہ نے اُنہیں حضرت عیسیٰؑ کے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنی نصرتِ خاص سے نوازا۔ یہ سعادت ہمیں بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ اِس کے لیے ہمیں اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے ندا لگانے والے کسی داعی کی پکار پر لبیک کہنا ہوگا اور پھر بھرپور فعالیت کے ساتھ اُس داعی کا ساتھ دینا ہوگا۔ اللہ ہمارے لیے ایسا کرنا آسان فرما دے۔ آمین!

سورۂ جمعہ

حکمت واحکاماتِ جمعہ

اِس سورۂ مبارکہ کے پہلے رکوع میں اجتماعِ جمعہ کی یہ حکمت بیان کی گئی کہ لوگوں کو قرآنِ حکیم کے ذریعہ آخرت کی تیاری کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی یاددہانی کرائی جائے۔ دوسرے رکوع میں اجتماعِ جمعہ سے متعلق احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱تا۴	غلبۂ دین کی جدوجہد کے لیے افرادی قوت کی تیاری بذریعۂ قرآن
- آیات ۵تا۸	بنی اسرائیل کا توریت کے حقوق ادا کرنے سے گریز
- آیات ۹تا۱۱	احکاماتِ جمعہ

آیات ۱ تا ۴

غلبۂ دین کی جدوجہد کے لیے افرادی قوت کی تیاری بذریعۂ قرآن

اِن آیات میں اللہ کی چار شانیں اور اُنہیں کی مطابقت سے نبی اکرم ﷺ کے چار وظائف بیان کیے گئے۔ اللہ بادشاہِ حقیقی ہے اور نبی اکرم ﷺ اُس کے فرامین آیات کی صورت میں لوگوں کو سناتے ہیں۔ اللہ پاکیزہ ہستی اور آپ ﷺ قرآن کے ذریعے لوگوں کا تزکیہ کررہے ہیں۔ اللہ زبردست ہے اور آپ ﷺ اُس کے احکامات لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ حکمت والا ہے اور آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کے عطا کردہ دین کی حکمت سکھاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا چاروں وظائف قرآن کے ذریعے ادا کیے۔ تلاوت آیات سے

لوگوں کو متوجہ کیا، جو متوجہ ہوئے اُن کے دلوں میں قرآن اتار کر اُن کا تزکیہ کیا۔ اب جب اُن میں اللہ کی محبت اور فکرِ آخرت پیدا ہوئی تو اُنہیں اللہ کے احکامات سکھائے۔ بعد ازاں احکامات کی حکمت سکھا کر اُنہیں دین کے لیے ہر قربانی دینے کی خاطر ثابت قدم کر دیا۔ اِس طریقۂ کار سے وہ حزب اللہ تیار ہوئی جس نے آپ ﷺ کا ساتھ دے کر محض ۲۱ برس کے عرصہ میں دینِ حق کو غالب کر دیا۔ آج بھی ہمیں غلبۂ دینِ حق کے لیے اِسی طریقۂ کار کو اختیار کرنا ہوگا۔ اجتماعِ جمعہ اِسی سلسلہ کا ایک تربیتی اجتماع ہے جس میں قرآن سنا کر لوگوں کی ذہنی و فکری تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بنفسِ نفیس امیین یعنی عربوں میں غلبۂ دین کی جدوجہد کی۔ البتہ آپ ﷺ تمام آخرین یعنی غیر عربوں کی طرف بھی رسول ہیں۔ اب امت کو اِن دونوں طبقات میں دین کے غلبہ کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔ اللہ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵

یہودیوں کا توریت کے حقوق ادا کرنے سے گریز

اللہ نے یہود کو توریت عطا فرمائی اور اُن پر لازم کیا کہ وہ توریت پر عمل، اُس کے احکامات کے نفاذ اور تبلیغ کی ذمہ داریاں ادا کریں گے۔ یہود نے دنیاداری کو ترجیح دی اور توریت کے حوالے سے ذمہ داریوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اللہ کے نزدیک اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدھا ہوا ہو۔ بلاشبہ اللہ کی کتاب کے حقوق ادا نہ کرنے والے ظالم ہیں اور اُن کی مثال گدھے سے بھی بدتر ہے۔ بدقسمتی سے آج یہی جرم ہم مسلمانوں کا قرآن کے حوالے سے ہے۔ اللہ ہمیں قرآنِ حکیم پر صدقِ دل سے ایمان لانے، اُس کی تلاوت کرنے، اُسے سمجھنے، اُس کے احکامات پر عمل کرنے اور اُسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

بگڑی ہوئی امت کی خوش کن خواہشات

جو امت اللہ کی کتاب کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرے، وہ آخرت میں اپنے اِس

جرم کی سزا سے بچنے کے لیے خوش کن خواہشات کا سہارا لیتی ہے۔ یہودی دعویدار تھے کہ ہم اللہ کے لاڈلے اور محبوب ہیں۔ اللہ ہمیں ہرگز عذاب نہیں دے گا۔ اِن آیات میں اُنہیں گریبان میں جھانکنے کی دعوت دی گئی۔ کہا گیا کہ اگر اللہ کے اتنے ہی چہیتے ہو تو دنیا میں طویل زندگی کے خواہش مند کیوں ہو؟ موت کی آرزو کرو تا کہ جلد اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملو۔ آگاہ کیا گیا کہ یہودی موت کی آرزو کبھی نہیں کریں گے۔ وہ اندر سے جانتے ہیں کہ اُنہیں موت کے وقت اور بعد میں اپنے جرائم کی سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ وہ یہ جان لیں کہ موت سے کتنا ہی دور رہنا چاہیں، وہ اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔ پھر وہ اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے جو اُن کے ظاہری و پوشیدہ اعمال سے واقف ہے۔ پھر لازماً اُنہیں اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی اور اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ آج امت مسلمہ کے ذہن میں بھی کافروں کے مقابلہ میں برتر ہونے کا ایک احساس ہے۔ کاش ہم دنیا میں اپنی ذلت و رسوائی پر غور کر کے اِس حقیقت کو جان لیں کہ اللہ ہم سے ناراض ہے۔ آج ہم بھی یہود کی طرح وہن کی بیماری کا شکار ہیں۔ ہمیں دنیا کی زندگی عزیز اور موت کا خوف ہے۔ دوسری قومیں ہمیں برباد کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

یُوْشِکُ الْأُمَمُ اَنْ تُدَاعِیَ عَلَیْکُم کَمَا تُدَاعِیَ الْاَ کَلَۃُ اِلَی قَصْعَتِھَا، فقالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ، وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ، وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ، وَلَیَقْذِفَنَّ اللّٰہُ فِی قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَھْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ

''اندیشہ ہے کہ دیگر اقوام تمہارے خلاف (اقدام کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی اپنے دستر خوان کی طرف بلاتی ہے''۔ پوچھا ایک پوچھنے والے نے ''کیا اُس روز ہم تعداد میں کم ہوں گے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''بلکہ تم اُس روز بڑی تعداد میں ہو گے لیکن تم اُس جھاگ کی مانند ہو گے جیسا جھاگ سیلاب کے پانی پر آ جاتا ہے۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا

کردے گا‘‘۔ پوچھا ایک پوچھنے والے نے ’’اے اللہ کے رسول ﷺ وہن کیا ہے ؟‘‘۔
آپ ﷺ نے فرمایا ’’دنیا سے محبت اور موت سے نفرت‘‘۔ (ابوداؤد)

اللہ ہمیں دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے اور اِس کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹ تا ۱۰

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد کاروبار کرنے کی ممانعت

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن جب اجتماعِ جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو ہر قسم کا کاروبار روک دو اور تیزی کے ساتھ خطبہ ٔجمعہ سننے کے لیے جامع مسجد کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ جید علماء کا فتویٰ ہے کہ جمعہ کے روز پہلی اذان سے لے کر نمازِ جمعہ کے اختتام تک کاروبار کرنا حرام ہے۔ البتہ نمازِ جمعہ کے بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ اللہ ہمیں پورے اہتمام اور مسنون آداب کے ساتھ اجتماعِ جمعہ میں شرکت اور خطبہ میں دی جانے والی ہدایاتِ قرآنی سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱

اللہ کے انعامات تجارت اور کھیل تماشہ سے بہتر ہیں

ابتداء میں عیدین کی طرح نمازِ جمعہ پہلے ادا کی جاتی تھی اور خطبہ بعد میں دیا جاتا تھا۔ ایک موقع پر کچھ لوگ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو عین اُس وقت ایک تجارتی قافلہ کی مدینہ میں آمد کا اعلان ہوا۔ اُنہوں نے سوچا کہ نماز تو پڑھ لی ہے، اب خطبہ سننا فرض نہیں لہٰذا وہ تجارتی قافلہ کی طرف چلے گئے۔ اللہ نے اِس پر متوجہ فرمایا کہ خطبہ ٔجمعہ کی اہمیت بھی وہی ہے جو نماز کی ہے۔ پورے آداب کے ساتھ خطبہ سننے کے جو انعامات عطا ہوں گے وہ تجارت اور دنیا کے کھیل تماشوں سے بہتر ہیں۔ اللہ ہم سب کو اِن انعامات کے حصول کے لیے خصوصی اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ منافقون

منافقت کی حقیقت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں مرضِ نفاق کی حقیقت، اِس کا سبب، حفاظتی تدبیر، مدارج (**stages**)، ہلاکت خیزی اور علاج کو واضح کیا گیا ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۵ — مرضِ نفاق کی حقیقت اور مدارج
- آیت ۶ — مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی
- آیات ۷ تا ۸ — مرضِ نفاق کی شدت
- آیت ۹ — مرضِ نفاق کا سبب اور حفاظتی تدبیر
- آیات ۱۰ تا ۱۱ — مرضِ نفاق کا علاج

آیات ۱ تا ۵

مرضِ نفاق کی حقیقت اور مدارج

اِن آیات میں مرضِ نفاق کی حقیقت، دنیا کی محبت قرار دی گئی۔ اِس محبت کی وجہ سے انسان جان اور مال کے تحفظ کو اوّلین ترجیح دیتا ہے۔ دین کے تقاضوں کو ایک بوجھ سمجھتا ہے۔ جان کی محبت میں بزدل ہو جاتا ہے اور دین کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنے اور قربانی دینے سے گریز کرتا ہے۔ مال کی محبت میں بخیل بن جاتا ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

پھر اس نفاق کے چار مدارج ہیں:

i- اپنی کوتاہیوں کا جواز پیش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا

ii- جھوٹ میں وزن پیدا کرنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا

iii- دوسروں کو مال و جان کی قربانی دینے سے روکنا

iv- دین کے لیے قربانیاں دینے والوں سے دشمنی کرنا۔

منافقین کو سب سے زیادہ دشمنی اور نفرت نبی اکرم ﷺ سے تھی۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ

آپ ﷺ کی تعلیمات پر لبیک نہ کہنے کی وجہ سے ہماری بزدلی اور دنیاداری بے نقاب ہوئی ہے۔ اگر آپ ﷺ دینی تقاضے واضح نہ کرتے تو ہمارا بھرم قائم رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آکر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنے کی دعوت کو بڑے تکبر اور حقارت سے رد کردیتے تھے۔

آیت ٦

مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی

مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی یہ ہے کہ اللہ منافقین کے حق میں کسی کی شفاعت اور دعا قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک اگر نبی اکرم ﷺ بھی اُن کے لیے دعائے استغفار کریں تب بھی منافقین کی بخشش نہیں کی جائے گی۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ

”اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے پاک کردے“۔

آیات ٧ تا ٨

مرضِ نفاق کی شدت

مرضِ نفاق کی شدت یہ ہے کہ حق کا آگے بڑھ کر ساتھ دینے والوں سے شدید دشمنی اور نفرت پیدا ہوجائے۔ منافقین کی اِسی خباثت کا ذکر اِن آیات میں ہے۔ پس منظر میں ایک واقعہ ہے۔ غزوۂ بنومصطلق سے واپسی پر ایک انصاری اور مہاجر کا آپس میں جھگڑا ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے بذاتِ خود جا کر جھگڑا ختم کرادیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو ایک فتنہ اٹھانے کا موقعہ مل گیا۔ اُس نے انصاری صحابہ ؓ کے سامنے اپنے ناپاک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے مہاجرین کی مدینہ میں مالی امداد کی اور آج وہ ہم ہی سے لڑنے لگے۔ بہت ہوگیا اب ہم اُن کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے اور مدینہ جا کر اِن گھٹیا (معاذ اللہ) لوگوں کو نکال دیں گے۔ اِن آیات میں اللہ نے اُس ملعون منافق کو آگاہ کیا کہ آسمان وزمین

کے خزانے اللہ کے ہاتھ میں ہیں ۔ مہاجرین کی امداد اللہ کی طرف سے ہوگی ۔ اِسی طرح عزت والا اللہ ہے، اُس کے رسول ﷺ ہیں اور مخلص اہلِ ایمان ہیں ۔ ذلت و رسوائی منافقین ہی کے حصہ میں آنے والی ہے۔

آیت ۹

منافقت کا سبب اور حفاظتی تدبیر

انسان کے دل میں منافقت کا مرض دنیا کی محبت کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ دنیا کی محبت کے سب سے نمایاں مظاہر مال اور اولاد کی محبتیں ہیں۔ اگر اِن محبتوں کے زیرِ اثر انسان اللہ کے احکامات سے غافل ہو جائے تو یہی منافقت ہے۔ حفاظتی تدبیر ہے دوامِ ذکرِ الٰہی۔ انسان ہر وقت اللہ اور اُس کے احکامات کو یاد رکھے اور اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اللہ کی اطاعت میں کمی تو نہیں آرہی۔ اللہ ہمیں یہ تدبیر اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۰ تا ۱۱

منافقت کا علاج ...... انفاق

منافقت پیدا ہوتی ہے دنیا کی محبت کی وجہ سے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ دل سے دنیا کی محبت خارج کی جائے۔ دنیا کی محبت کا سب سے بڑا مظہر ہے مال کی محبت۔ لہٰذا منافقت کا علاج یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اور دیگر خیر کے کاموں میں مال خرچ کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان اِس معاملہ میں تاخیر کرے اور اچانک موت کا فرشتہ سامنے آجائے۔ جب موت کا فرشتہ آجائے گا تو مرنے والا التجا کرے گا کہ اے اللہ! مجھے تھوڑی سی مہلت عطا فرما دے تاکہ میں نیک بن جاؤں اور تیری راہ میں مال لگا کر اِسے اپنے لیے توشۂ آخرت بنالوں۔ موت کا عالم طاری ہونے کے بعد ایسی التجا قبول نہ کی جائے گی۔ اللہ اِس محرومی سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں نیکیوں کے حصول اور اپنی خوشنودی کے لیے مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ تغابن

ایمان کی حقیقت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ایمان اور اُس کے انسان کی فکر اور کردار پر اثرات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ ایمان باللہ
- آیات ۵ تا ۶ ایمان بالرسالت
- آیت ۷ ایمان بالآخرت
- آیات ۸ تا ۱۰ ایمان لانے کی دعوت
- آیات ۱۱ تا ۱۵ ایمان کے اثرات وثمرات
- آیات ۱۶ تا ۱۸ ایمان لانے والوں کے لیے دعوتِ عمل

آیات ۱ تا ۴

ایمان باللہ

یہ آیات ایمان باللہ یعنی توحید باری تعالیٰ کے حسبِ ذیل پہلو بیان کر رہی ہیں:

i- کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

ii- کائنات کی ہر شے پر اللہ ہی کی بادشاہت جاری وساری ہے۔

iii- کائنات میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہو رہی ہے۔

iv- اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔

v- تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔

vi- اللہ مسلمانوں اور کافروں دونوں کے طرزِ عمل کو دیکھ رہا ہے۔

vii- اللہ نے کائنات کی ہر شے کو با مقصد بنایا ہے۔

viii- انسان کی اللہ نے خوب صورت گری کی ہے اور اُسے تمام مخلوقات سے فضیلت دی ہے۔

ix- اللہ نے دنیا انسانوں کے استفادہ کے لیے بنائی ہے اور انسانوں کو اللہ آخرت میں جوابدہی کے لیے جمع فرمائے گا۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

فَاِنَّکُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا خُلِقَتْ لَکُمْ (بیہقیؒ)

''پس بیشک تم بنائے گئے ہو آخرت کے لیے اور دنیا تمہارے لیے بنائی گئی ہے''۔

x- کائنات کی ہر شے اللہ کے علم میں ہے۔وہ جانتا ہے کہ انسان شعوری طور پر کیا ظاہر کرتا ہے اور کیا چھپاتا ہے اور اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ انسان کے تحت الشعور میں کیا ارادے اور عزائم ہیں۔

آیات ۵ تا ۶

سابقہ قومیں رسولوں پر ایمان کیوں نہ لائیں؟

اِن آیات میں سابقہ قوموں کی داستانوں کی طرف اشارہ ہے جن پر دنیا میں عذاب آئے اور آخرت میں بڑا عذاب اُن پر آنے والا ہے۔اُن کے پاس اُن کے رسولؑ واضح تعلیمات کے ساتھ آئے تھے۔اُنہوں نے اعتراض کیا کہ رسول انسان ہیں اور ایک انسان کیسے اللہ کی طرف سے مامور ہو کر ہمیں ہدایت دے سکتا ہے۔اُنہوں نے رسولوں کی دعوت سے رخ پھیر لیا تو اللہ نے بھی اُن کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ دیا اور اُنہیں حق کو جھٹلانے کی عبرتناک سزا دی۔ ہر دور میں انسان بشریت اور رسالت کو ایک ساتھ قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتا۔جنہوں نے بحیثیت بشر دیکھا اُنہوں نے رسول نہیں مانا اور بعد میں آنے والوں نے اگر رسول مان لیا تو پھر اُن کی بشریت کا انکار کر دیا۔اللہ ہمیں ہر طرح کی گمراہی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیت ۷

قیامت ضرور آئے گی

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے رب کی قسم کھا کر اعلان کر دیں کہ تمام

انسانوں کو ضرور روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا اور اُن میں سے ہر ایک کو بتا دیا جائے گا کہ اُس نے دنیا میں کیا کچھ کیا ہے؟ کافروں کے لیے نبی اکرم ﷺ کا قسم کھا کر ایک حقیقت بیان کرنا حجت تھا کیونکہ وہ آپ ﷺ کو الصادق تسلیم کرتے تھے۔ ایک سچے انسان کا قسم کھا کر کوئی حقیقت بیان کرنا دلیلِ خطابی کہلاتا ہے۔

آیات ۸ تا ۱۰

ہار اور جیت کا اصل دن

اِن آیات میں تمام انسانوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور نورِ ہدایت یعنی قرآنِ حکیم پر ایمان لائیں۔ اِس حقیقت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ دنیا کی کامیابی بھی عارضی ہے اور یہاں کی ناکامی بھی وقتی۔ ہار اور جیت اور نفع ونقصان کا اصل دن روزِ قیامت ہے۔ ایمان لا کر اچھے عمل کرنے والے اُس روز کامیاب ہوں گیا اور ہمیشہ ہمیش کی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ اِس کے برعکس ایمان نہ لانے والے اُس روز ناکام قرار پائیں گے اور ابدی جہنم کی سزا کا سامنا کریں گے۔ اللہ ہم سب کو حقیقی اور دائمی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۱۳

ایمان کے فکر و عمل پر اثرات

جس خوش نصیب انسان کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے اُس کے فکر اور طرزِ عمل میں ایمان کے حسبِ ذیل ثمرات ظاہر ہوتے ہیں:

i- اُس پر جو حالات بھی وارد ہوں، وہ اُنہیں اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔ کامیابی پر اتراتا نہیں اور ناکامی پر واویلا و فریاد نہیں کرتا۔ اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی رہتا ہے:

رضائے حق پر راضی رہ یہ حرفِ آرزو کیسا؟
خدا خالق، خدا مالک، خدا کا حکم تو کیسا؟

ii- اُن کے وجود سے صادر ہونے والے اعمال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

iii- اُن کا بھروسہ اپنی تدبیروں اور محنت پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت پر ہوتا ہے۔

آیات ۱۴ تا ۱۵

بندۂ مومن کا رشتہ داروں اور مال سے تعلق

بندۂ مومن جانتا ہے کہ بیوی اور اولاد کی محبت اُس کے لیے مزین کردی گئی ہے اور بڑی نزاکت کی حامل ہے۔ یہ محبت اگر حد سے بڑھ جائے تو اللہ کی نافرمانی تک لے جاتی ہے۔ لہٰذا وہ بیوی اور اولاد کے تعلق سے انتہائی محتاط ہوتا ہے۔ خود کو اللہ کی نافرمانی سے بچاتا ہے اور ایک خوشگوار ماحول پیدا کر کے بیوی اور اولاد کو بھی اللہ کے راستہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مال اور اولاد کو سرمایہ نہیں بلکہ ایک ایسی امانت سمجھتا ہے جس کے بارے میں اُسے اللہ کے ہاں جوابدہی کرنی ہے۔ اِن کی خاطر ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ کو ناراض کردے۔ وہ جانتا ہے کہ اعتماد مال اور اولاد پر نہیں اللہ پر کرنا چاہیے۔ اللہ کے در سے انسان کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ مال کسی بھی وقت ہاتھ سے جا سکتا ہے اور اولاد بھی بے وفائی کرسکتی ہے۔

آیات ۱۶ تا ۱۸

دعوتِ عمل

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو عمل کے حوالے سے مندرجہ ذیل ہدایات دی گئیں:

i- اللہ کی نافرمانی سے امکانی حد تک بچو۔

ii- صاحبِ امر کے ہر ایسے حکم کو سنو اور مانو جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔

iii- اپنی آخرت سنوارنے کے لیے بھلائی کے کاموں میں مال خرچ کرو۔

iv- نفس کی ہر کمزوری اور خواہش سے بچنے کی کوشش کرو۔ ایسا کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

v- اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے مال خرچ کرو۔ یہ مال اللہ کے ذمہ قرض ہے جو وہ تمہیں بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔

اللہ ہمیں مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ طلاق

طلاق کے حوالے سے ہدایات کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں طلاق کے حوالے سے کئی ہدایات بیان کی گئیں ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — عدت کے حوالے سے ہدایات
- آیات ۶ تا ۷ — عدت کے دوران حسنِ سلوک کی تعلیم
- آیات ۸ تا ۱۰ — نافرمانوں کا بدترین انجام
- آیت ۱۱ — فرمانبرداروں کے لیے بہترین انعام
- آیت ۱۲ — اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت

آیات ۱ تا ۳

عدت شوہر کے گھر میں پوری کی جائے

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ طلاق دینے کے بعد عدت کی مدت کو پورا کیا جائے اور اِس دوران طلاق یافتہ خاتون شوہر کے گھر میں قیام کرے۔ نہ وہ خود نکلے اور نہ اُسے نکالا جائے۔ ہاں اگر کوئی خاتون کھلی بے حیائی کی مرتکب ہو اور اُس سے گھر کا ماحول خراب ہو تو پھر اُسے نکالا جا سکتا ہے۔ عدت شوہر کے گھر میں گزارنے کی حکمت یہ ہے کہ بیوی سامنے ہو تو شاید شوہر کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ رجوع کر لے یا بیوی کسی طرح اُسے رجوع کی طرف مائل کر لے۔ اِس سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ ایک یا دو طلاقیں دی جائیں تا کہ عدت کے دوران رجوع کا امکان رہے۔ عدت کی مدت پوری ہونے کو آئے تو اب فیصلہ کر لیا جائے کہ آیا رجوع کرنا ہے یا علیحدگی اختیار کرنی ہے۔ اگر رجوع کا ارادہ ہو تو دو گواہوں کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا جائے۔ گھر کے جملہ معاملات کی اصل روح تقویٰ یعنی خدا خوفی اور آخرت میں جوابدہی کا احساس ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اُس کے لیے مشکلات میں آسانی کی راہ نکال دیتا ہے۔ اُسے وہاں سے رزق اور نعمتیں دیتا ہے جہاں سے گمان تک نہ ہو۔ اللہ جو چاہے سو کر سکتا ہے

لہٰذا ہمیں اُسی پر توکل و بھروسہ کرنا چاہیے۔

آیات ۴ تا ۵

عدت کی مدت

طلاق یافتہ خاتون کی عدت تین ایامِ ماہواری ہے۔البتہ جن خواتین کا یہ سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا ہو یا ختم ہو چکا ہو،اُن کی عدت تین ماہ ہے۔حاملہ خاتون کی عدت بچہ کی پیدائش تک ہے۔ جو لوگ اِن معاملات میں تقویٰ کی روش اختیار کریں گے اللہ اُن کے لیے آسانیاں پیدا فرما دے گا،اُن کی خطائیں معاف فرمادے گا اور اُنہیں شاندار اجر سے نوازے گا۔

آیات ۶ تا ۷

عدت کے دوران حسنِ سلوک

یہ آیات شوہر کو ہدایت دے رہی ہیں کہ عدت کے دوران خاتون کو وہی سہولیات دی جائیں جن سے شوہر خود استفادہ کرتا ہے۔اُنہیں ذہنی وجسمانی تکلیف نہ دی جائے۔حاملہ ہوں تو بچہ کی پیدائش تک اُن کی تقویت کے لیے خصوصی انفاق کیا جائے۔اگر وہ بچہ کو دودھ پلانے پر راضی ہوں تو اُنہیں مناسب معاوضہ دیا جائے۔اگر خاتون بچہ کو دودھ پلانے پر راضی نہ ہو یا اِس حوالے سے کوئی اور مشکل ہو تو باہم مشاورت سے کسی اور خاتون کی خدمات لی جا سکتی ہیں۔اخراجات کے حوالے سے شوہر پر پابندی اپنی مالی حیثیت کے مطابق ہے۔جیسی مالی حیثیت ہو ویسی ہی سہولیات مطلقہ خاتون کو فراہم کی جائیں۔

آیات ۸ تا ۱۰

نافرمانوں کا برا انجام

ماضی میں جن قوموں نے اللہ کے احکامات کی نافرمانی کی ، اللہ نے اُن کی شدید پکڑ کی اور آخرت میں بھی اُنہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ہر معاملے میں اللہ کی نافرمانی سے بچا جائے۔خاص طور پر نکاح اور طلاق اور خاندانی معاملات (جن کے بارے میں اللہ نے تفصیلی ہدایات دی ہیں) میں اللہ کی اطاعت کا خاص خیال رکھا جائے۔ہم

اہلِ پاکستان کی اِس حوالے سے بہت بڑی محرومی ہے۔ پاکستان کے قیام سے پہلے ہمارے عائلی قوانین شریعت کے مطابق تھے۔ ہندوستان میں آج بھی ایسا ہی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ۱۹۶۲ میں اِن قوانین کو تبدیل کر کے غیر اسلامی بنا دیا گیا۔ ہم پر اللہ کے عذابوں کا تسلسل اِسی نافرمانی کی سزا ہے۔

آیت ۱۱

کیا صرف قرآن ہدایت کے لیے کافی ہے؟

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ ہدایت قرآن کی واضح آیات اور رسول اللہ ﷺ کی عملی مثال کا مجموعہ ہے۔ ہم قرآن کی ہدایت کو سمجھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور سنت کے محتاج ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن کی واضح آیات کے ذریعہ اہلِ ایمان کا تزکیہ کیا اور اُنہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے نور تک پہنچا دیا۔ جن خوش نصیبوں کو یہ سعادت مل رہی ہے یعنی وہ قرآن و سنت سے یہ فیض حاصل کر رہے ہیں، وہی نیک بخت جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ ہمیں بھی اِن سعید لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۲

قرآن میں سات زمینوں کا ذکر

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے جس طرح سات آسمان بنائے ہیں، اِسی طرح سات زمینیں بھی تخلیق فرمائی ہیں۔ اِن سب کے لیے اللہ نے ایک ضابطہ بنایا ہے۔ وہ اِن سب کے لیے معاملات کی تدبیر فرماتا ہے اور اِن معاملات کے بارے میں فیصلے نازل فرماتا ہے۔ اِن حقائق سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ اللہ بے مثال قدرت و اختیار رکھتا ہے اور اُس کا علم لا محدود وسعتوں تک پھیلا ہوا ہے۔

سورہ ملک آیت ۳ کے مطابق سات آسمان تہہ بہ تہہ ہیں۔ اگر سات زمینیں بھی اِن کی مثل ہیں تو اِس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ شاید ایک آسمان کی بیرونی سطح کسی دوسرے آسمان کے لیے زمین ہو جیسے کسی کثیر المنزلہ عمارت میں زیریں منزل کی چھت، بالائی منزل کا فرش ہوتی

ہے۔ بقول اقبالؔ

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

سورۂ تحریم

خاندانی زندگی کے بارے میں ہدایات

اِس سورۂ مبارکہ میں خاندانی زندگی کے حوالے سے شوہر، بیوی اور سربراہِ خاندان کو ہدایات دی گئی ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ شوہر اور بیوی کے لیے ہدایات
- آیات ۶ تا ۹ سربراہِ خاندان کی ذمہ داری
- آیات ۱۰ تا ۱۲ خواتین کے علیحدہ تشخص کا ذکر

آیات ۱ تا ۲

شوہر کے لیے ہدایت

اِن آیات میں دورِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے بعض ازواجِ مطہراتؓ کی دلجوئی کے لیے ایک خاص قسم کے شہد کو استعمال نہ کرنے کی قسم کھالی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ کیوں ازواج کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی حلال کردہ ایک نعمت کو اپنے اوپر حرام کررہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کی محبت میں امت بھی اِس حلال نعمت کا استعمال ترک کردے۔ آپ ﷺ کو اپنی قسم توڑ دینی چاہیے۔ قسم توڑنے کا کفارہ سورۂ مائدہ آیت ۸۹ میں بیان کیا جاچکا ہے۔

اِس واقعہ سے شوہر کے لیے ایک خاص رہنمائی فراہم ہوتی ہے۔ وہ رہنمائی یہ ہے کہ اللہ نے مرد کے لیے عورت کی محبت کو مزین فرمادیا ہے۔ ممکن ہے اِس محبت سے مغلوب ہو کر کوئی شوہر اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے شریعت کے احکامات کا پاس نہ کرے۔ اللہ نے اِن آیات کے

ذریعہ ہدایت دی کہ اللہ کے احکامات کو ترجیح دو اور کوئی محبت اِس ترجیح کو تبدیل نہ کرنے پائے۔

آیات ۳ تا ۴

بیوی کے لیے ہدایت

نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ کو کوئی راز کی بات بتائی۔ اُنہوں نے وہ راز ایک دوسری زوجہ کو بتا دیا۔ اللہ نے وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ کو آگاہ کر دیا کہ آپ ﷺ کا راز افشا کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ سے جب اِس کا شکوہ کیا تو اُنہوں نے ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر اُن زوجہ نے بھی ناراضگی ظاہر کی جنھیں پہلی زوجہ نے راز کی بات بتائی تھی۔ غالباً اُنہیں شکایت تھی کہ راز کی بات مجھے براہِ راست نبی ﷺ نے کیوں نہیں بتائی؟ اللہ نے اِن آیات میں دونوں ازواج کو اس روش پر توبہ کرنے کی تلقین کی۔ ساتھ ہی اُن پر واضح کیا کہ اگر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ناراضگی جاری رکھی تو جان لیں کہ آپ ﷺ تنہا نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کا مددگار اللہ ہے۔ پھر تمام فرشتے اور صحابہ کرامؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ دونوں ازواج نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ توبہ کر کے اپنے رویہ کی آئندہ کے لیے اصلاح کر لی۔

اِس واقعہ کے ذریعہ ہر خاتون کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے شوہر کے راز کی حفاظت کرے اور خاندان کے نظام کو ایک اچھے ماحول میں قائم رکھنے کے لیے شوہر کی اطاعت کرے۔ بیوی کی شوہر کے ساتھ محاذ آرائی اللہ کو ناپسند ہے۔ اللہ تمام خواتین کو اِن ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵

ازواج مطہراتؓ کی تحسین

اِس آیت میں وہ محاسن بیان کیے گئے ہیں جن کی حامل خاتون اِس لائق ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ کا شرف حاصل کرے۔ یہ محاسن حسبِ ذیل ہیں:

i- اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا دینا۔

ii- صدقِ دل سے تعلیماتِ اسلام پر ایمان لانا۔

iii- اللہ کے سامنے حد درجہ عاجزی اختیار کرنا۔

iv- اللہ سے مسلسل لو لگانا اور اپنی کوتاہیوں پر توبہ کرتے رہنا۔

v- ذوق وشوق کے ساتھ اللہ کی بندگی کرنا۔

vi- دنیا کی آسائشات اور سہولیات سے رغبت نہ رکھنا۔

ازواجِ مطہراتؓ کی عظمت کا ثبوت ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام صفات سے آراستہ اور مزین تھیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ رہنے کے اعزاز سے محروم ہو جاتیں۔

آیات ۶ تا ۷

بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو آگ سے

سربراہِ خاندان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں وہ اپنے خاندان کی مادی ضروریات پوری کرنے کا اہتمام کرے وہیں اُن کی اخلاقی وروحانی تربیت کر کے اُنہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی بھی کوشش کرے۔ اِس کے لیے سب سے پہلے خود عمل کر کے اپنی ذات کو ایک نمونہ بنائے۔ اِس کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو اُن جرائم سے بچنے کی تلقین کرے جو جہنم کی آگ میں لے جانے والے ہیں۔ اِن جرائم میں شرک، بدعت، حرام خوری کی مختلف صورتیں، جنسی بے راہ روی، عبادات کی ادائیگی سے غفلت، دینی ذمہ داریاں ادا کرنے سے گریز، حقوق العباد میں کوتاہی وغیرہ شامل ہیں۔ آخرت میں سربراہِ خاندان سے اپنے گھر والوں کی تربیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رِّعِيَّتِهٖ (بخاری، مسلم)

''جان لو کہ تم میں سے ہر اک نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا''۔

ممکن ہے آج ہم محبت اور نرمی میں اولاد کو گناہوں کے اعتبار سے ڈھیل دے رہے ہوں لیکن ایسا کرنا اُن سے دشمنی ہے۔ اِس طرح نرمی کر کے ہم اُن کے لیے جہنم کی راہ آسان کر رہے ہیں۔ وہ جہنم کہ جس پر ایسے فرشتے مامور ہیں جو دل کے سخت اور مزاج کے اعتبار سے بے رحم ہیں۔ جن بدنصیبوں نے خاندان کے بارے میں اللہ کے احکامات کی پرواہ نہیں کی وہ عملی اعتبار سے

کفر کے مرتکب ہوئے۔ روزِ قیامت اُن کی کوئی معذرت قبول نہ کی جائے گی اور اُنہیں اپنے جرائم اور غفلت کا عذاب چکھنا ہوگا۔ اللہ ہمیں اس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۸

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو سچی توبہ!

اِس آیت میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں گناہوں سے توبہ کریں، بالکل خالص توبہ۔ خالص توبہ کی شرائط یہ ہیں کہ:

i- گناہوں پر سچی ندامت ہو۔

ii- عہد کیا جائے کہ آئندہ گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔

iii- گناہوں کو چھوڑ کر توبہ کی سچائی کا ثبوت دیا جائے۔

iv- اگر کسی بندے کا حق مارا ہے تو لوٹا دیا جائے یا اُس سے معاف کرا لیا جائے اور اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس کی معافی حاصل کی جائے۔

v- اپنی جان کو اللہ کی اطاعت اور بندگی میں ایسے کھپا دیا جائے جیسے کہ اُس نے گناہوں میں ملوث ہو کر خوب لذت حاصل کی تھی۔

جو لوگ خالص توبہ کریں گے اللہ اُن کے گناہ معاف فرما دے گا۔ پلِ صراط کے تاریک مرحلہ میں اُنہیں وہ نور حاصل ہوگا جس کی مدد سے وہ جہنم سے بچ کر جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر اللہ اُنہیں جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ اللہ ہم سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیت ۹

اہلِ باطل کے ساتھ سختی کرنے کی تلقین

نبی اکرم ﷺ کے مزاج میں حد درجہ نرمی تھی۔ کافر اور خاص طور پر منافقین اِس نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔ آپ ﷺ پر طنز کرتے اور آپ ﷺ کے صبر و تحمل سے اور زیادہ جری ہوتے۔ مال و جان کی قربانی دینے سے گریز کے لیے جھوٹے بہانے بناتے۔ آپ ﷺ جب

اُن کے بہانے قبول کر لیتے تو خود کو بڑا عقلمند اور آپ ﷺ کو معاذ اللہ فہم و فراست سے عاری قرار دیتے۔ اللہ نے حکم دیا کہ اے نبی ﷺ! اِن بدبختوں کے خلاف جہاد کیجیے اور اُن کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیجیے۔ یہاں جہاد سے مراد ہے اُن کی سازشوں کو ناکام بنانا اور اُن کی پیدا کردہ گمراہیوں کا جواب دے کر حق کو واضح کرنا۔ یہاں جہاد سے مراد جنگ نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی بھی منافقین کے خلاف کوئی جنگ نہیں کی۔

آیات ۱۰ تا ۱۲

خواتین کا علیحدہ تشخص

دنیا میں خاندان کا نظام خوشگوار ماحول میں قائم رکھنے کے لیے بیوی کو شوہر کے تابع کیا گیا ہے۔ البتہ روزِ قیامت بیوی شوہر کے تابع نہ ہوگی۔ وہ زیادہ خیر کے کام کر کے شوہر سے آگے نکل سکتی ہے۔ گویا اخلاقی لحاظ سے عورت کا علیحدہ تشخص ہے اور وہ اِس کے اعتبار سے قیامت کے روز اپنے عمل کا بدلہ پائے گی۔ اِس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے تین مثالیں دی گئیں:

i- بعض عورتیں بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی اور اُن کے شوہر جنت میں جائیں گے۔ مثلاً حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ جنتی ہیں جبکہ اُن دونوں کی بیویاں جہنمی۔

ii- کچھ خواتین اپنی نیکیوں کی بدولت جنت میں جائیں گی لیکن اُن کے شوہر جہنم میں ہوں گے۔ مثال کے طور پر فرعون بدبخت جہنم میں ہوگا اور اُس کی بیوی حضرت آسیہ سلامٌ علیھا جنت میں ہوں گی۔

iii- خاتون اور اُس کا سرپرست دونوں جنت میں ہوں گے جیسے حضرت مریم سلامٌ علیھا اور اُن کے سرپرست حضرت زکریاؑ۔

ایسی صورت کہ بیوی اور شوہر دونوں اپنے اپنے نیک اعمال کے نتیجہ میں جنتی ہوں گے حضرت محمد ﷺ اور ازواجِ مطہراتؓ کی ہے۔ اِسی طرح وہ مثال کہ بیوی اور شوہر دونوں اپنے سیاہ اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے ابولہب اور اُس کی بیوی ام جمیل کی ہے۔

اللہ تمام بہنوں کو زیادہ سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C گلشنِ اقبال۔فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی 2۔فون: 0321-8720922

8- بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن DHA۔فون: 0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔
فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹس' آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی ۔فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C گلشن اقبال۔فون: 34986771

17- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33۔فون: 37091023

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681